﴿اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ﴾

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

لِلَّهِ الْحَمْدُ وَالثَّنَاءُ، مِلْءَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، لَهُ أَسْمَى الصِّفَاتِ وَأَكْمَلُ الْأَسْمَاءِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَتْقِيَاءِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ وَاقْتَدَى بِهِمْ حَقَّ الِاقْتِدَاءِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! اللہ تعالیٰ کے اَسماءِ حُسنٰی میں ایک عظیم الشان اور نہایت بابرکت نام ہے، اور اُس کی اَعلیٰ صفات میں سے ایک جلیل القدر صِفَت ہے، جو دِلوں کو محبوب اور نُفوس کو عزیز تَر ہے، یہ وہ نام ہے، جو مصیبتوں کے وقت پُکارا جاتا ہے، اور مشکلات میں اُسکی طرف رجوع کیا جاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا عظیم صفاتی نام "اللطیف" ہے. جسکا مطلب یہ ہے کہ اُس کا علم ہر چیز کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے، اُس کی حِکمت کامل ترین ہے، اُس کی تدبیر نہایت دقیق وپنہاں ہے، اُس کی مہربانی نہایت وسیع ہے، اُس کا اِحسان ہر چیز کو شامل ہے، اور وہ اپنی مخلوق پر بے پناہ شفیق ومہربان ہے،

خود اللہ رب العزت نے اپنی ذات کو اِس صفت سے متّصف فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾، "اُسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے، اور وہ نہایت باریک بین خبردار ہے". پاک ہے وہ ذات! کہ مخلوق کی نگاہیں جس کا اِحاطہ کرنے سے عاجز ہیں، مگر اُس ذاتِ بابرکات کا عِلم ساری مخلوقات کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے، اُن کے اُمور میں سے کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں، وہ ذات "اَللطیف" ہے، جس کا علم اِتنا باریک ہے، کہ وہ تمام پوشیدہ رازوں کو جان لیتا ہے، اور تمام مخفی اُمور کا اِحاطہ کرلیتا ہے، حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:﴿يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ﴾، "بیٹا! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا زمین کے اندر ہو تب بھی اللہ اس کو حاضر کردے گا، بے شک اللہ بڑا باریک بین باخبر ہے".

میرے بھائیو! اگر وہ ذرّہ کسی سخت چٹان کے اندر محفوظ ہو، یا آسمان کی بُلندیوں میں کہیں چُھپا ہُوا ہو، تب بھی اللہ تعالیٰ اُس کے مقام کو جانتا ہے، اور اُس کے حال سے پوری طرح واقف ہے، اُس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾، "بھلا وہ نہیں جانتا جس نے (سب کو) پیدا کیا وہ بڑا باریک بین خبر دار ہے".

وہی لطیف ذات ہے جو اپنے بندوں کے لیے ایسی جگہوں سے اَسبابِ زندگی فراہم کرتا ہے، جن کا اُنہیں وہم و گُمان تک نہیں ہوتا، اور ایسے مقام سے اُنکا رزق کھِینچ لاتا ہے جو اُنکی توقعات سے بالاتر ہوتا ہے، اور یہ سب اُسکے پیشگی علم سے، بندوں کی "مصلحت" کے مطابق ہوتا ہے، نہ کہ اُنکی "خواہشات" کے مطابق، اور یہ رب تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ کمالِ شفقت اور بھرپور اِحسان کا مظہر ہے.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ﴾، "اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جسے (جس قدر) چاہے روزی دیتا ہے، اور وہ بڑا طاقتور زبردست ہے".

ایک دانا کا قول ہے: "یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کا تمھیں کسی چیز سے روکنا بھی در حقیقت تمھارے لیے اُس کا ایک تحفہ ہے، کیونکہ وہ تمھیں کسی بُخل کے سبب نہیں روکتا، بلکہ تم پر اپنے لُطف وکرم کی وجہ سے روکتا ہے، اِس لیے اُس کی عظیم حکمتوں پر راضی رہو، اور اُس کی دقیق و لطیف تدبیر پر یقینِ مستحکم رکھو، رَبِّ لطیف سے دُعا ہے کہ،

اے اللہ! ہم پر اپنا خصوصی لطف وکرم فرما، ہم پر اپنا بھرپور فضل واحسان فرما، ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما، اور اُن کی اطاعت کی بھی توفیق عطا فرما جنکی اطاعت کا تونے ہمیں اپنے اِس فرمان میں حکم دیا: **﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾**.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ
فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاهُ.أَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ کے نام "اللطیف" میں غور وفکر کرنے والو! تو اب سوال یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم کیسے پاسکتے ہیں؟ تو جان لیجیے! کہ اللہ تعالیٰ کے لُطف واِحسان کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ: اُس کی حکمت ِبالغہ پر یقینِ مستحکم ہو، اُس کی رحمت ِعظیمہ پر ایمانِ کامل ہو، اور اُسکے تقویٰ و اطاعت کو لازم پکڑا جائے؛ کیونکہ خود اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾، "اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اُس کے لیے نجات کی صورت نکال دیتا ہے، اور اُسے رزق دیتا ہے جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہو".

اور اللہ تعالیٰ کے لطف واحسان کو سمیٹنے کا سب سے عظیم ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اُس کے نام "اللطیف" کے تقاضوں پر عمل کریں؛ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے اِردگرد کے لوگوں سے حُسنِ سلوک کریں، جو ہماری مدد چاہے، اُسکی اِعانت کریں، جیساکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا؛ نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ». "جس نے کسی مسلمان کی کوئی

دنیاوی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرمادے گا". **میرے بھائیو!** کچھ اور بھی ایسے اَعمال ہیں جن کے ذریعے ہم اپنے ربِّ لطیف کے لُطف وکرم کو اپنی جانب متوجہ کرسکتے ہیں: اور وہ یہ کہ غمزدہ دلوں کو تسلی دیں، کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اُس کا عُذر سمجھنے کی کوشش کریں اور اُسے معاف کر دیں، اور تمام خَلقِ خُدا کے ساتھ رحمدلی سے پیش آئیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». "اللہ تعالیٰ بھی اپنے اُن رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں".

لہٰذا جو لوگ اپنی گفتگو میں نرمی اختیار کرتے ہیں؛ تاکہ کسی کا دِل نہ دُکھائیں، اور اپنے فیصلوں میں بُردباری سے کام لیتے ہیں؛ تاکہ کسی پر ظُلم نہ کریں، تو درحقیقت یہی لوگ لُطف وکرم کی عمدہ صفات سے آراستہ ہیں، اور "ربِّ لَطیف" کے اِس فرمان پر عمل کرنے والے ہیں: ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾. "اور لوگوں سے اچھی بات کہنا".

میرے بھائیو! انسان کا لطیف الطبع ہونا ایک ایسی اعلیٰ قدر ہے جو سخاوت کی کثرت سے ناپی جاتی ہے، جذبات کی سچائی سے دیکھی جاتی ہے، لوگوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ سے جانی جاتی ہے، اور اَخلاقِ حَسَنہ سے جانچی جاتی ہے، بلکہ ہر لَحظہ و لَمحہ نرمی و مہربانی ہی اُس کا معیار ہے.

کیونکہ اللہ رب العزت، جوکہ اللطیف ہے، اُسکے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ» "وہ ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے". تو آئیے! ہم نرمی و شفقت کو اپنے گھروں میں اپنائیں، اپنے کاموں میں، اپنی مسجدوں میں، اپنے بازاروں میں رائج کریں، اور اپنے معاشرے میں لطف وکرم کی قدر وقیمت کو عام کریں.

هَذا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَلِاسْمِكَ اللَّطِيفِ دَوْمًا مُتَدَبِّرِينَ، وَبِهِ دَاعِينَ، وَلِمَعَانِيهِ مُتَمَثِّلِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَطَمَعًا فِي جَنَّاتِكَ، وَتَقَبَّلْ صَدَقَتَهُ، وَأَخْلِفْ عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.